REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ

۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۷/۱۲ ⁞ ۲۸ نبوت ۱۳۳۷ھش ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء ⁞ نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۷ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کل صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں :

پاکستان امریکہ سے چھ کروڑ ستانوے لاکھ ڈالر کی زرعی اشیاء حاصل کرے گا

دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتے پر دستخط ہو گئے۔

کراچی ۲۷ نومبر۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر شعیب اور پاکستان میں متعین امریکی سفیر مسٹر جیمز لینگلے نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے تحت امریکہ پاکستان کو ۶ کروڑ ۹۷ لاکھ ۵۰ ہزار ڈالر کی مالیت کی زرعی اشیاء فراہم کریگا۔ ان اجناس میں گندم اور اس سے تیار شدہ اشیاء شامل ہونگی۔ اس سلسلہ میں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ امریکہ اس سمجھوتے کے تحت جو زرعی اشیاء پاکستان کو مہیا کریگا انہیں بحری جہازوں کے ذریعہ کراچی تک پہنچانے کا کرایہ بھی امریکہ کی طرف سے ڈالروں میں ادا کیا جائے گا۔ یہ سمجھوتہ امریکہ کی فاضل زرعی پیداوار مہیا کرنے کے بارے میں ہوا ہے۔ جس میں گندم اس سے تیار شدہ اشیاء اور چاول شامل ہوگا۔

پاکستان کی طرف سے ان زرعی اجناس کی قیمت پاکستانی کرنسی میں ادا کی جائیگی اور اس طرح زرمبادلہ کی بچت کے طور پر جو روپیہ حاصل ہوگا اسے ایک خاص مد میں جمع کیا جائے گا۔ اور بعد میں اس سے ملک کے ترقیاتی اور رفاہ عام کے منصوبوں کی تکمیل کا کام لیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مفصل پروگرام کا انتظار فرمائیں :

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

فرانس اور پاکستان کے درمیان تجارتی بات چیت میں تعطل پیدا ہو گیا

پیرس ۲۷ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے ساتھ پاکستان کی تجارتی بات چیت میں تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بات چیت کئی روز سے پیرس میں جاری تھی۔ واضح ہو کہ فرانس اور پاکستان کے سابقہ تجارتی معاہدہ کی میعاد ۳۰ ستمبر کو ختم ہو گئی تھی۔ چنانچہ پاکستان کا وفد نئے معاہدہ کی بات چیت کے لئے پیرس گیا ہوا تھا۔ تعطل پیدا ہونے کا بڑا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ فرانس اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ وہ جس مالیت کی پاکستانی کپاس خریدتا ہے۔ پاکستان بھی اتنی ہی مالیت کی فرانسیسی مصنوعات خریدے۔ پاکستان زیادہ سے زیادہ فرانسیسی مصنوعات خریدنے کا اصول تسلیم کرنے کے باوجود اس سلسلہ میں کوئی ضمانت دینے پر آمادہ نہیں ہے۔ کیونکہ بیشتر فرانسیسی مصنوعات کے نرخ دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں زیادہ ہیں۔ اور فرانسیسی مصنوعات کے ناموافق نرخوں کے باعث بیشتر پاکستانی درآمد کنندگان فرانسیسی منڈیوں کا رخ نہیں کرتے۔ گزشتہ سال پاکستان اور فرانس کی تجارت میں ادائیگیوں کا توازن ۳ لاکھ پونڈ تک پاکستان کے حق میں رہا۔ — مزید معلوم ہوا ہے پاکستانی وفد نے بات چیت کا تعطل ختم کرنے کے لئے ایک مصالحتی فارمولا پیش کیا ہے۔

مراکش میں صرف ملکی باشندے اخبار شائع کر سکیں گے

رباط ۲۷ نومبر۔ مراکش میں شہری آزادی سے متعلق نیا منشور نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ مراکش میں آئندہ صرف ملک کے باشندے ہی اخبار شائع کر سکیں گے منشور کی متعلقہ دفعہ میں کہا گیا ہے۔ کہ مراکش میں جتنے اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ ان کے مالکوں۔ شریک مالکوں۔ حصہ داروں یا مالی امور میں دوسرے شرکا کار کے لئے لازم ہوگا کہ وہ مراکشی قومیت رکھتے ہوں۔ منشور کا مسودہ ایک کمیشن نے چھ ماہ کی مدت میں تیار کیا ہے۔ اسے کابینہ کی منظوری کے بعد شاہ محمد الخامس نے منظور کر لیا ہے۔ اس میں اخبارات اور انجمنوں کو آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔

پاکستان اناج جلد برآمد کر سکے گا

لائل پور ۲۷ نومبر۔ صوبائی محکمہ خوراک و زراعت کے سکرٹری مسٹر اکرام الحق نے بتایا ہے۔ کہ پاکستان جلد ہی اناج درآمد کرنے کی بجائے اسے برآمد کرنے لگے گا۔ مسٹر اکرام الحق نے کہا ہے کہ غلے کے ذخائر کا پتہ چلانے اور سمگلروں کی سرکوبی کے بعد یہ معلوم ہو گیا ہے کہ پاکستان میں غذائی قلت مصنوعی تھی۔ آپ نے یہ توقع ظاہر کی۔ کہ سماج دشمن عناصر کے قلع قمع اور پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت کی کوششوں سے پاکستان بہت جلد غذائی اعتبار سے خود کفیل ہو جائے گا :

چپڑاسیوں سے گھریلو کام لینے کی ممانعت

لاہور ۲۷ نومبر۔ مغربی پاکستان کے افسروں کو چپڑاسیوں سے گھریلو ملازموں کی حیثیت سے کام لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ حکومت کو بتایا گیا ہے کہ حکام بعض صورتوں میں سرکاری چپڑاسیوں سے اپنے گھروں میں ادنیٰ قسم کا کام بھی لیتے ہیں۔ چنانچہ محکموں کے تمام سربراہوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ افسروں کو ایسی کارروائی سے باز رکھیں :

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۸ء

اعمال کی بنیاد یقین پر ہے

اعمال کی بنیاد یقین پر ہوتی ہے۔ کوئی انسان جو بھی کام کرتا ہے خواہ وہ دنیوی کام ہو یا دینی پہلے اسکو اس کام کے ان نتائج میں یقین پیدا کرنا لازمی ہے جن نتائج کو حاصل کرنے کے لئے وہ کوئی کام کرتا ہے۔ وہ یقین رکھتا ہے کہ فلاں نتیجہ جو میں پیدا کرنا چاہتا ہوں وہ اس عمل کے ذریعہ حاصل ہو سکے گا۔ مثلاً جب بائیسکل پر سوار ہوتے ہیں۔ تو ہمیں پہلے اس بات کا کامل یقین ہوتا ہے کہ اس پر سوار ہو سکیں گے اور اسکو چلا سکیں گے۔ اگر ہمیں ایسا یقین نہ ہو۔ تو ہم کبھی اس پر سوار ہونے کی کوشش نہیں کریں گے؛

دنیائے محسوسات میں جو عمل ہم کرتے ہیں وہ اسی یقین پر ہوتے ہیں۔ چونکہ عالم محسوسات میں ہمارے عمل کے لئے ہمارے حواس راہ نمائی کرتے ہیں۔ اس لئے ہم بظاہر ایسے اعمال میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے اور تھوڑی سی مشق سے کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہمارے حواس خمسہ ہمیں یقین دلانے کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ اور ہم تجربہ اور مشاہدہ سے جلدی عمل کرنے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ الغرض کوئی بھی عمل ہو اس کے لئے اس عمل کے نتائج پر پہلے ہمیں کامل یقین کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہم کبھی کوئی کام سرانجام نہ دے سکیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ دینی اعمال کے لئے بھی پہلے یقین کی ضرورت ہوتی ہے۔

اسلام کی بنیاد لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے یعنی اس بات پر کامل ایمان کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں۔ اس لئے جب تک ہمارا ان دونوں باتوں میں کامل یقین نہ ہو۔ ہم کوئی دینی اور اسلامی عمل نہیں کر سکتے۔۔ اس لئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کامل یقین ہو جس کو اسلامی اصطلاح میں ایمان باللہ اور ایمان بالرسالت کہتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ہے مادی دنیا میں جو اعمال ہم بجا لاتے ہیں۔ ان میں ہماری راہ نمائی ہمارے ظاہری حواس خمسہ کرتے ہیں۔ مثلاً آنکھوں سے ہم دیکھ کر ہاتھ سے چھو کر۔ ناک سے سونگھ کر کانوں سے سنکر اور زبان سے چکھ کر ہم ضروری باتوں کا تعین کر لیتے ہیں۔ اور پھر اس تعین کی بناء پر اشیاء کے وجود پر ہمارا یقین استوار ہوتا ہے۔ اور ہم عمل کر گزرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا وجود ایسا نہیں ہے۔ کہ ہمارے ظاہری حواس خمسہ اس کے تعین میں ہماری مدد کر سکیں۔ نہ اس طرح ہم اللہ تعالےٰ کو ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں نہ ناک سے سونگھ سکتے ہیں۔ نہ کانوں سے اس کی آواز سن سکتے ہیں۔ نہ ہاتھ سے اسکو چھو سکتے ہیں۔ اور نہ زبان سے اس کا مزہ چکھ سکتے ہیں۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں ہے۔ کہ ہمارے ظاہری حواس براہ راست ہمیں اللہ تعالےٰ کے وجود کا کوئی علم نہیں دے سکتے ہاں البتہ اگر ہم عقل کی مدد لیں تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ حواس اللہ تعالےٰ کو ایک حد تک پہنچنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دنیا میں کوئی نتیجہ بغیر اسباب کے رونما نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر ہم ایک میز بناتے ہیں۔ تو پہلے کئی اسباب کا ہونا ضروری ہے سب سے پہلے لکڑی کی ضرورت ہے پھر ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ اور پھر ایک ایسے انسان کی ضرورت ہے۔ جو ان اشیاء کی مدد سے میز تیار کرے۔ اس لئے جب ہم یہ قدرت کا کارخانہ دیکھتے ہیں تو اپنے مادی تجربہ اور مشاہدہ سے جو میز کی صورت میں ہمیں حاصل ہوتا ہے۔ عقل کی مدد سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں حق بجانب ہیں۔ کہ اس کا بنانے والا بھی کوئی نہ کوئی وجود ہونا چاہیئے۔

الغرض عقل ہمیں حواس خمسہ کی مدد سے یہاں تک پہنچا دیتی ہے۔ لیکن ہمارا تجسس یہاں تک ختم نہیں ہو جاتا۔ سیدھی بات ہے۔ کہ جب ہم کسی شے کی تلاش کرتے ہیں۔ تو محض اس کے وجود کے امکان پر آ کر رک نہیں جاتے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ اس کو حاصل کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ابھی ہم کو اللہ تعالےٰ کے وجود کے متعلق کامل یقین حاصل نہیں ہوا۔ جو اسلامی اعمال کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اس لئے جیسا کہ ہم نے گزشتہ اداریوں میں واضح کیا ہے رسالت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے۔ رسول اللہ کو بینات اسی لئے دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ ہم امکان کے درجہ سے نکلکر واقعیت کے مقام میں داخل ہوں۔ اس لئے ہمیں یقین ہو جاتا ہے۔ کہ رسول واقعی خدا کی طرف سے ہے۔ اور جو کلام وہ ہمیں سناتا ہے۔ اور جو اعمال وہ ہمیں سکھاتا ہے۔ وہ بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہیں اور یہ کہ واقعی خدا تعالےٰ موجود ہے جو ہمارے اعمال کی جزا سزا دینے پر قادر ہے۔ اور واقعی وہ ہمارے اعمال کی جزا سزا دے گا۔

اس طرح رسالت ہمیں یقین کے ایک بلند مقام پر لے جاتی ہے۔ اس قدر یقین بھی حاصل ہونا بہت بڑی بات ہے۔ اور انسان یقین کے ساتھ اسلامی احکام پر عمل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے لیکن اس سے بھی بڑھکر یقین کا ایک اور مقام ہے۔ جو دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اجیب دعوۃ الداع

یعنی میں (اللہ تعالےٰ) دعا کرنے والوں کی دعا کو سنتا ہوں۔!

الغرض دعا کے ذریعہ ہم براہ راست خود اللہ تعالےٰ سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہی مقام ہے جہاں انسان کو اپنی روحانی ترقی میں براہ راست اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے نہایت مختصر الفاظ میں اس سارے ماحول کا ذکر فرمایا ہے۔ جہاں وہ فرماتا ہے۔

وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیاً او من ورای حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علی حکیم۔ وکذلک اوحینا الیک روحاً من امرنا ط ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان ولکن جعلنہ نوراً نھدی بہ من نشاء من عبادنا وانک لتھدی الی صراط مستقیم ۵ صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض ط الا الی اللہ تصیر الامور

(شوریٰ ع ۵)

یعنے کوئی بشر اللہ تعالےٰ سے کلام نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ یا تو اس پر وحی کی جائے۔ یا اس سے وراء حجاب یعنے رویا اور کشوف کے ذریعہ بات کی جائے۔ اور یا کسی رسول کو اللہ تعالےٰ بھیجتا ہے۔ جس کو وہ اپنے اذن سے وحی کرتا ہے۔ جو چاہتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالےٰ بہت بلند اور حکمت والا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تیری طرف اپنی وحی کی ہے۔ حالانکہ تو نہیں جانتا تھا۔ کہ الکتاب کیا ہے۔ اور ایمان کیا ہے۔ ہم نے اس کو نور بنایا تاکہ ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہیں اس سے ہدایت کریں۔ اور تو یقیناً سیدھی راہ کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اس اللہ تعالےٰ کی راہ کی طرف کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔ یاد رکھو کہ تمام کاموں کا انجام اللہ تعالےٰ پر ہی ہوتا ہے؛

ان آیات بینات میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے وجود پر یقین محکم حاصل کرنے کے لئے اس سے ہمکلامی کے کیا طریقے ہیں۔ پھر یہ بتایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے وحی کے بغیر اللہ تعالےٰ کی کتاب اور حقیقی ایمان کا علم نہیں ہو سکتا تھا الغرض اللہ تعالےٰ کا حقیقی علم حاصل کرنے کے لئے یا تو ہمیں براہ راست وحی ہو۔ یا رویا و کشوف سے اس سے راہ کلام وا ہو۔ اور یا رسالت کے ذریعہ ان بینات کی وجہ سے جو رسالت کے ساتھ لازم ہیں۔ ہمیں اللہ تعالےٰ کا یقینی علم حاصل ہو سکتا ہے۔۔ اس لئے عام قاعدہ کے مطابق وہی شخص اسلامی اعمال پر کما حقہ حاوی ہو سکتا ہے۔ جس کو اس طرح اللہ تعالےٰ کا حقیقی علم حاصل ہوتا ہے۔ جو اس کے ایمان کی بنیاد بنتا ہے۔ اور جو ایمان ہر قسم کے عمل کے لئے لازمی ہے؛

سیلون میں تبلیغ اسلام

۳۴۲۵ میل کا تبلیغی و تربیتی سفر۔ غیر مسلموں میں لٹریچر کی تقسیم۔ تین زبانوں میں اخبار کی وسیع اشاعت

ایک نئی جماعت کا قیام ۔ ۵ افراد کا قبول اسلام

(از مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب شاہد بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

سیلون میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اشاعت اسلام کا کام سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی میں کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ سال گذشتہ کے اواخر اور اس سال کے ابتدائی ایام میں دشمنان اسلام نے ریڈیو کے ذریعہ اشتعال انگیز تقاریر کیں۔ ہماری طرف سے پرزور احتجاج پر وزیر نشریات نے پارلیمنٹ میں اس پر اظہار افسوس کیا۔ اور آئندہ کیلئے خاص احتیاطی تدابیر کا اعلان کیا۔

عرصہ زیر رپورٹ کے ابتدائی مہینوں میں ملک کی سیاسی فضا مکدر رہی۔ ملک میں زبان کے مسئلہ پر فسادات ہوتے رہے۔ $2\frac{1}{2}$ ماہ تک کرفیو نافذ رہا۔ سیاسی اخبار بند ہوئے۔ عام اخباروں پر سنسر شپ قائم ہوئی۔ مگر جماعت سیلون کا پرچہ Message ہر سہ زبان میں اپنی سابقہ روایات کے ساتھ بروقت نکلتا رہا۔ اجمالی رپورٹ حسب ذیل ہے۔

سیلون مشن کا اخبار

The Message تین زبانوں یعنی انگریزی۔ تامل اور سنہلیز میں ایک ہزار کی تعداد میں بروقت شائع ہوتا رہا۔ یہ پرچہ اندرون ملک سو سے زائد اہم لائبریریوں اور اہم درسگاہوں کو مفت روانہ کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے جنوبی ہند، برما سنگاپور بھی اس کے پرچے بھیجے جاتے رہے۔ گذشتہ سال کی نسبت اس سال مستقل خریداروں کی تعداد میں $2\frac{1}{2}$ گنا اضافہ ہوا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس پرچہ کے دو خاص نمبر بھی شائع ہوئے۔ ان خاص نمبروں میں سے ایک میں رمضان کی اہمیت اور اس کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی اور موخر الذکر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آپ کی بعثت پر مضمون شائع ہوئے۔ ایک بدھ مت پریسیڈنٹ نے نبی اکرم کی شان اور تاریخ اسلام کے بارے میں دو بار نظمیں برائے اشاعت ارسال کیں۔ حضور اکرم کا حجۃ الوداع کا آخری خطبہ۔ نیز منتخب احادیث نبوی کا ترجمہ شائع کیا گیا۔ غیر مسلموں میں سنہلی زبان کا پرچہ بنام Doothya جس کو اب جاری ہوئے تین سال ہو گئے ہیں، خاص مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ ہر سہ پرچوں کو بحجائی صورت میں بھی شائع کیا گیا اسکے ٹائیٹل پیج کے لئے خاص بلاک بنوایا گیا۔ جس سے پرچے کی شان بہت بڑھ گئی ہے۔ ائمہ فقہ کے سوانح حیات چھپ جانے کے بعد ائمہ احادیث کے سوانح حیات چھپ رہے ہیں۔ برادرم مبارک احمد صاحب کی نگرانی میں یہ پرچہ ایڈٹ ہوتا ہے۔ خدا ان کو ہمت سے اس مفید کام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انگریزی شمارے میں بھی عرصہ زیر رپورٹ میں خاص اہم مضامین چھاپے گئے مسیح پاک علیہ السلام کے اقوال کو وقتاً فوقتاً چھاپا گیا نیز قارئین کے سوالات کے جوابات بھی شائع ہوئے۔

تامل ایڈیشن

Thothen کو مسلمانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ شوق سے پڑھتا رہا۔ اس کے پہلے شماروں میں احمدیت پر اعتراضات کے جوابات۔ وفات مسیح۔ ۱۲۰ سوالوں کے جوابات۔ صداقت مسیح موعود پر مضامین شائع ہوئے اس میں اردو کے اسباق۔ عربی کے اسباق۔ قرآنی اسباق کا ماہوار سلسلہ جاری رہا نیز خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے تامل ترجمے شائع ہوئے۔

مکرم عبد المجید صاحب اس پرچے کی ترتیب و ترجمہ میں خاص انہماک سے حصہ لے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

اشاعت لٹریچر

مقامی اخبار میں اشتہار کے ذریعہ نیز اپنے اخبار میں بار بار اشتہار دیکر مشن کے لٹریچر کی اشاعت کی گئی۔ چنانچہ ۴۰۰ افراد تک بذریعہ ڈاک۔ ۷۰۰ سو افراد تک ملاقات کر کے ضروری کتب اور پمفلٹ پہنچائے گئے۔ ایک عیسائی دوست کا خط موصول ہوا۔ جن کو اسلامی لٹریچر کی ضرورت تھی۔ نیز ایک ہندو گریجوایٹ کا خط ملا جس میں اسلامی لٹریچر طلب کیا گیا تھا، ہر دو احباب کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

علاوہ ازیں مختلف سکولوں اور کالجوں کے طلباء نے وقتاً فوقتاً احمدیت اور اسلام کے بارے میں لٹریچر منگوایا۔

یونائیٹڈ عرب ریپبلک کے نمائندے کو کولمبو آنے پر اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ۔ احمدیت اور اس کی اغراض پر مشتمل لٹریچر پیش کیا۔

مختلف مشہور شہروں کی اہم لائبریریوں کو ریویو آف ریلیجنز بھجوایا گیا، مستقل خریدار

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہی ہے جو متقی ہے

ہماری جماعت یہ غم کل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے۔ کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔ اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی کبھی خود غضب عجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں۔ یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے۔ کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے۔ اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں۔ لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے۔ اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے۔ کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (سورۃ ق) تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا۔ جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو۔ تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے۔ جو متقی ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ۔ (س ۲۶)

یہ جو مختلف ذاتیں ہیں۔ یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کیلئے یہ ذاتیں بنائیں۔ اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔

(ملفوظات صفحہ ۳۴-۳۵)

کو ہمراہ پرچے بھجواتے گئے۔ اس کے علاوہ ملک کی اہم شخصیتوں کو مفت ارسال کیا گیا اسی طرح مغربی افریقن اخبار The Truth لائبریریوں اور اہم شخصیتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوایا گیا۔

اشاعت لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک کتاب "مسلمان کون ہے؟" چھاپی گئی۔ یہ کتاب مشرقی صوبہ کے ایک اہل حدیث عالم کی کتاب "میں ایک مسلم ہوں" کے جواب میں ہمارے لوکل مبلغ مولوی محمد نعیم صاحب نے بطرز سوال و جواب لکھی جس میں کتاب مذکور کے اعتراضات کے مدلل جوابات لکھے گئے۔ یہ کتاب ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر اس علاقہ میں مفت تقسیم کی گئی۔

اسلامک سینٹر

مشن کا اپنا کتب خانہ ہے۔ جس کے لئے ایک بورڈ نگران ہے ہر قسم کا اسلامی لٹریچر ملکی زبان میں مہیا کیا جاتا ہے۔ اس سنٹر کے ذریعہ ملک کے افراد کو ان کی ضروریات کے مطابق لٹریچر مہیا کیا جاتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں زائرین مشن کو سات صد روپے کی کتب پیش کی گئیں۔ یہ کتب خانہ بغیر کسی اجرت اور خرچ کے ہر طبقہ کے لئے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ نیز اس سنٹر کے ذریعہ -/۱۰۵ روپے کی کتب مستحق افراد میں مفت تقسیم کی گئیں۔

فضل عمر لائبریری

مشن کے زیر اہتمام فضل عمر لائبریری جاری ہے۔ جس میں کتب سلسلہ کے علاوہ اسلامی علوم پر کافی کتابیں ہیں۔ اس لائبریری سے غیر از جماعت احباب بھی کثرت سے فائدہ اٹھاتے ہیں

زائرین

عرصہ زیر رپورٹ میں مشن میں ہر طبقہ اور خیالات کے اصحاب تشریف لاتے رہے۔ جن میں قابل ذکر احباب حسب ذیل ہیں:۔

فلپائن سے عازم مکہ ہونے والے حجاج مشن ہاؤس میں تشریف لائے۔ اور ان میں سے بعض نے حج کے بارے میں معلوماتی کوائف اور دوسرا لٹریچر حاصل کر کے جہاز میں تقسیم کیا۔ بوقت واپسی بھی فلپائن کے حجاج پانچ پانچ چھ چھ کے گروپ میں اپنے ساتھ دوسرے مسلم حجاج کو لیکر مشن ہاؤس تشریف لاکر تبادلہ خیالات کرتے رہے اور سلسلہ کے بارے میں معلوماتی کتب۔ قرآن کریم کے تراجم خرید کر لے جاتے رہے۔ یہ سلسلہ ہفتہ بھر جاری رہا۔ ان زائرین میں اساتذہ گورنمنٹ کے ملازمین۔ تجار اور سوشل ورکر ہر قسم کے طبقہ کے لوگ شامل تھے۔

مشرقی صوبہ سیلون سے پارلیمنٹ کے مسلمان ممبر M. S. Karrapper دو بار مشن میں تشریف لائے۔ آپ حکومت کی طرف سے شادی طلاق کمیشن میں مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ان کو اسبارہ میں اسلامی معلومات کی ضرورت تھی۔ انہیں اس بارے میں مواد فراہم کیا گیا۔ آپ ریویو کے دیرینہ مطالعہ کرنے والے اور ایک سنجیدہ مزاج انسان ہیں۔

چند پاکستانی جہازران اپنے دوران قیام میں گاہے بگاہے مشن میں تشریف لائے۔ جن کو اسلام کی اصل روح اور سلسلہ کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ مشرقی صوبہ کے مسلم اساتذہ اور طلباء نے جو کولمبو کی سیر اور دیگر ضروریات کے لئے آئے ہوئے تھے مشن میں بطور مہمان قیام کیا۔ دوران قیام میں ان سے تبادلہ خیالات ہوتا رہا ایک انگریزی فرم کے چند احمدی ملازمین نے کراچی سے مالدیپ جاتے ہوئے مشن میں آکر جمعہ پڑھا اور جماعت سے تعارف حاصل کیا۔ انہوں نے مالدیپ جاکر اپنے دوستوں کے پتے بھیجے ترسیل لٹریچر بھجوائے اور اس طرح ان سے خط و کتابت بھی جاری رہی۔

ہمارے چینی احمدی دوست محمد ادریس ڈرانگ جو ربوہ میں ایک لمبا عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد چین جا رہے تھے اپنے ایک ہمسفر چینی غیر مسلم کو مشن میں لائے جن کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا Dr. ... M.P. جو مسلم ملائیوں کی طرف سے پارلیمنٹ میں نمائندہ ہیں کتاب An Interpretation of Islam کے حصول کے سلسلہ میں مشن میں تشریف لائے ان کی خواہش ہے کہ وہ یہ کتاب اپنے غیر مسلم دوستوں میں کثرت سے تقسیم کریں۔ ان کی اس خواہش کو پورا کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے

طلباء کا رجحان

نوجوان طبقہ اور طلباء میں احمدیت کے بارے میں جستجو کا مادہ بڑھ رہا ہے۔ بذریعہ ڈاک و بذریعہ ملاقات مسلم سکولوں اور کالج کے طلباء لٹریچر حاصل کرتے رہتے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال S.S.C. کے طلباء کے لئے About the Life of Islam کے نام سے ایک کتاب اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام طبع کروائی گئی تھی امتحان کے قریب طلباء اس کتاب کے حصول کے لئے خطوط لکھتے رہے اور انہیں کتاب بہم پہنچائی گئی یہ کتاب سابق مبلغ سیلون مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی تصنیف کردہ ہے (باقی

جلسہ سالانہ کے موقع پر کراچی تا ربوہ و واپسی ٹرین کا انتظام

کراچی حیدرآباد اور اسٹیشن کی احمدی جماعتوں کیلئے ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء کے موقع پر کراچی سے ربوہ جانے اور واپسی کے لئے ایک اسپیشل ٹرین کا انتظام جماعت احمدیہ کراچی کے زیر غور ہے اس ٹرین کی منظوری حاصل کرنے کے لئے کم سے کم ۱۵۰ ڈیڑھ سو تیسرے درجہ کے مسافروں کا ہونا لازمی ہے تعداد میں اضافہ بھی ہو سکتا ہے۔ انتظام مکمل ہونے کی صورت میں انشاء اللہ یہ ٹرین کراچی سے ۲۴ دسمبر بروز بدھ شام کو روانہ ہوگی۔ اور ۲۵ دسمبر شام کے بعد کسی وقت ربوہ پہنچے گی۔ اس ٹرین میں یہ سہولتیں میسر ہونگی۔ کہ ۴۸ سیٹ کے کمرہ میں صرف ۴۰ مسافر بیٹھ سکیں گے اور ۳۲ سیٹ کے کمرہ میں ۲۶ مسافر وعلیٰ ھذا القیاس گویا خوب کشادہ جگہ مل سکے گی اور آرام سے بیٹھنے اور سونے کا سہولت سے انتظام ہو سکیگا۔

کرایہ کراچی سے ربوہ تک کا مبلغ -/۲۰ روپے ہوگا۔ اس میں مزید کمیشن حاصل کرنے بھی توقع ہے۔ گویا آنے جانے کا کرایہ زیادہ سے زیادہ -/۴۰ روپے ہوگا۔ تین سال سے زائد اور ۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں کا نصف کرایہ ہوگا۔ مستورات کے لئے علیحدہ کمروں کا انتظام ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ ٹرین ربوہ کے اسٹیشن پر علیحدہ دسائڈنگ میں تین دن تک ٹھہری رہے گی۔ جو احباب جلسہ کے ایام میں ٹرین میں ہی قیام رکھنا پسند کریں گے۔ ان کو ایسا کرنے کی اجازت ہوگی۔ ٹرین میں منہ ہاتھ دھونے اور ضروریات کی فراغت کا ریلوے کی طرف سے خاطر خواہ انتظام ہوگا۔ اس ٹرین کی روانگی واپسی کے وقت ۲۸ دسمبر کی شب کو کسی وقت جو ریلوے حکام مقرر کریں ہوگی۔ صرف سیکنڈ کلاس کے مسافروں کے لئے بھی علیحدہ انتظام ہو سکے گا۔ سیکنڈ کلاس کا ایک طرف کا کرایہ -/۵۴ روپے کے لگ بھگ ہوگا۔ ہر سیکنڈ کلاس کے مسافر کے لئے ایک برتھ دن رات کے لئے ریزرو ہوگا۔ باقی تمام سہولتیں جو اوپر درج ہیں۔ وہ ان کو بھی میسر ہوں گی۔

کراچی کے مضافات کی جماعتیں اسی طرح سے حیدرآباد سندھ اور سندھ اسٹیشن کی جماعتیں بھی اس انتظام سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ کراچی کی باہر کی جماعتوں کو کرایہ بہر حال کراچی سے ہی دینا ہوگا۔ جس کی تفصیلات اوپر درج ہو چکی ہیں۔ اور واپسی کا کرایہ بھی کراچی تک کا دینا ہوگا۔ خواہ وہ کہیں سے ٹرین پر سوار ہوں اور واپسی پر جہاں چاہیں اتریں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان جماعتوں کے امراء صاحبان و پریذیڈنٹ صاحبان ۷ دسمبر تک اپنے اپنے افراد کی تعداد سے جو انتظام میں شمولیت کے خواہاں ہوں۔ خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ یہ اطلاع ہر صورت میں ۷ دسمبر یا اس سے قبل خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانی چاہیئے۔ مزید تفصیلات اور انتظامات سے جماعتوں کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جائے گی۔ اور آنے جانے کا پیشگی کرایہ ۱۵ دسمبر تک ہمیں ہر حالت میں وصول ہو جانا چاہیئے۔

نوٹ:۔ اس انتظام میں صرف وہ احباب شامل ہوں گے جو ۲۴ دسمبر کو کراچی سے روانہ ہونے اور ۲۸ دسمبر کو ربوہ سے واپس روانہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں ربوہ میں زیادہ قیام کرنیوالے یا صرف ایک طرف جانے یا آنے والے احباب اس انتظام میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔

(خاکسار عبدالمجید سیکرٹری تعلیم و تربیت احمدیہ ہال میگزین لین۔ کراچی ۳)

تصحیح

(۱) اخبار الفضل مورخہ ۴ مئی ۱۹۵۷ء میں چوہدری غلام قادر صاحب ولد رکن دین صاحب موصی ۱۳۸۹۳ کی زمین دو ایکڑ واقع موضع بھگواڈی ضلع سیالکوٹ کی قیمت بیس صد چھپی ہے۔ جو غلط ہے۔ اصل قیمت تین صد ہے۔

اسی طرح چوہدری محمد سلطان صاحب ولد چوہدری رکن دین صاحب وصیت ۱۳۸۹۷ ساکن چک ۱۶۶ مراد ریاست بہاولپور نے دو مربع اراضی کی وصیت کی تھی لیکن اعلان میں صرف ایک مربع چھپا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

(۲) الفضل ۱۲ اکتوبر ۵۸ء میں وصیت ۱۵۰۹۴ محمد رفیق صاحب خٹک کی ولدیت ولی محمد غلط شائع ہوئی ہے ان کی ولدیت محمد علی ہے ــــــ الفضل ۳۰ اکتوبر ۵۸ء میں ارشاد بیگم صاحبہ وصیت ۱۵۱۰۶ کی عمر ۵۴ سال شائع ہوئی ہے ان کی عمر ۲۰ سال ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز

جرمن نومسلم سائیکل سیاح کی دہلی اور صالح نگر (یوپی) میں آمد

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم دہلی)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی مشہورہ آفاق تصنیف ازالہ اوہام میں جو ۱۸۹۱ء میں آپ نے رقم فرمائی اپنے ایک رؤیا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنے رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور انکو اسلام سے حصہ ملے گا"

اس وقت جبکہ حضور علیہ السلام نے اپنی رؤیا کی بنا پر مغربی ممالک میں اسلام کے پھیلنے کا تذکرہ فرمایا۔ کون گمان بھی کر سکتا تھا کہ مغربی ممالک کے بر وگ جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ طبیعات و ایجادات میں ایک بلند مقام حاصل کر چکے ہیں۔ کسی وقت اسلام کی طرف توجہ کریں گے۔ کیونکہ ہیئت و طبیعات کی ترقی کے ساتھ ہی ساتھ مغرب میں مذہب اسلام کے بارہ میں عیسائی پادریوں نے نہایت ہی گھناؤنا اور نفرت انگیز نقشہ پیش کیا ہوا تھا جس کی بناء پر بظاہر یہ ناممکن بات تھی کہ کسی وقت مغربی اقوام بھی اسلام کی طرف متوجہ اور راغب ہوں گی۔ لیکن حضور کے اس رؤیا پر زیادہ عرصہ نہ گذرا کہ اللہ تعالیٰ نے مغربی لوگوں کے دلوں کو ہموار کرنا شروع کر دیا۔ اور اسی اثناء میں احمدی مبلغ قائد اسلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر نگرانی روحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر مغربی ممالک میں کود پڑے اور اسلام کا صحیح و صاف چہرہ دنیائے مغرب کے سامنے انہوں نے پیش کیا۔ جس کے نتیجہ میں سعید روحیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حلقہ بیعت میں شامل ہو رہی ہیں۔ اور یہ سعید روحیں اور خوش قسمت لوگ اپنے ایمان و عرفان کی زیادتی کے لئے ربوہ اور قادیان وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ہمارے ایک جرمن احمدی بھائی مسٹر سعید فرائز سائیکل پر سفر کرتے ہوئے ربوہ اور قادیان پہنچے زیارت قادیان کے بعد مورخہ ۱۱ اکتوبر ۵۸ء کو آپ دہلی تشریف لائے اور ۱۵ اکتوبر تک آپ کا قیام دہلی میں رہا۔ احباب جماعت کو اپنے ایک دور دراز کے بھائی سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔ دہلی کے دوران قیام میں آپ کو دہلی کے مشہور و معروف اور پرانے مقامات دکھائے گئے۔ جنہیں دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ خصوصاً جامعہ مسجد اور لال قلعہ کی عظیم الشان عمارتوں کو دیکھنے کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ اسلام کی گذری ہوئی شان کا اب بھی مظاہرہ کر رہی ہیں۔ آپ کو کئی غیر احمدی اور غیر مسلم حضرات سے ملایا گیا۔ اور آپ نے احمدیت میں داخل ہونے کے واقعات ان سے بیان کئے۔

دہلی کے احباب میں سے محترم رحمت اللہ خانصاحب۔ مکرم آفتاب احمد صاحب اور مکرم صالح شبیبی صاحب نے حق مہمان نوازی ادا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے دہلی کی سیر و سیاحت میں محترم مبارک احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی آف مدراس نے اپنا قیمتی وقت دیا اور متواتر تین روز تک اپنے جرمن بھائی کے ہمراہ رہے اور ان کو چیدہ چیدہ مقامات دکھائے فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

پروگرام کے مطابق ہمارے اس بھائی نے دہلی سے آگرہ بنارس اور کلکتہ جانا تھا میں نے انہیں مشورہ دیا کہ آگرہ پہنچ کر وہ کچھ عرصہ کے لئے جماعت احمدیہ صالح نگر میں قیام فرمائیں۔ اس صورت میں انہیں ہندوستان کی دیہاتی زندگی سے بھی واقفیت ہو جائے گی اور اپنے احمدی بھائیوں سے ملاقات کا موقع بھی ملے گا۔ چنانچہ میرے مشورہ کو انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ ان کے پروگرام کی اطلاع مکرم منور احمد خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صالح نگر کو دے دی گئی۔ اور انہوں نے جماعت کے ایک ہونہار نوجوان عزیز احمد خاں کو جرمن بھائی کی پیشوائی کے لئے آگرہ بھیج دیا۔ مقررہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۶ اکتوبر کو ۲ بجے آپ آگرہ پہنچے اور وہاں سے ہمراہی عزیز احمد خانصاحب سائیکل پر ہی مغرب کے قریب صالح نگر پہنچے۔ جماعت احمدیہ صالح نگر نے دور دراز سے آنے والے اپنے اس معزز مہمان کا استقبال کیا۔ اور جرمن بھائی نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ تمام دوستوں کو السلام علیکم کہا اور سب سے مصافحہ کیا۔

جونہی یہ خبر صالح نگر اور قرب و جوار کے مواضعات میں پہنچی کہ جرمنی کے احمدی دوست صالح نگر میں آئے ہیں تو غیر احمدی اور غیر مسلم بھی کثیر تعداد میں آپ کی ملاقات کے لئے آنے شروع ہو گئے۔ اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ صبح کی نماز کے بعد ملاقاتوں کا یہ سلسلہ پھر شروع ہو گیا۔ صالح نگر کے قریب ہی ایک انٹر کالج ہے وہاں کے پروفیسر صاحبان کو جب جرمن بھائی کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ بھی آپ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ وقت کم تھا اس لئے اس مختصر وقت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انٹر کالج میں آپ کے ایک لیکچر کا انتظام کیا گیا کالج کے جملہ پروفیسران، طلباء اور گاؤں کے بہت سے لوگ آپ کے لیکچر کو سننے کے لئے کالج ہال میں جمع ہو گئے۔ لیکچر کے ابتداء میں آپ نے اپنا تعارف کرایا۔ بعد ازاں اپنے سفر کے حالات اور پھر احمدی ہونے کے حالات بتاتے ہوئے فرمایا کہ یورپ کے اکثر ممالک میں احمدی مشنز قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں ربوہ سے احمدی مبلغین تبلیغ اسلام کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ ہمارے علاقہ یعنی مغربی جرمنی میں مسٹر عبد اللطیف صاحب احمدی مشنری کام کر رہے ہیں۔ مجھے ان کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا لٹریچر ملا جسے میں نے مطالعہ کیا۔ اسی طرح جرمن زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ ان کی طرف سے ملا جسے میں نے بغور پڑھا اور سمجھا اور میں اس نتیجے تک پہنچا کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے چنانچہ میں مسٹر عبد اللطیف صاحب کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوا۔ اور احمدیت ہی کی کشش ہے جو آج مجھے صالح نگر میں کھینچ کر لے آئی۔ کیونکہ یہاں بھی ہمارے احمدی بھائی موجود ہیں۔ آخر میں آپ نے حاضرین کو بھی اس طرف توجہ دلائی کہ وہ احمدیت پر غور کریں کیونکہ انسان کو آج روحانی تسکین اسی زندہ مذہب سے ہو سکتی ہے۔

لیکچر کے اختتام پر آپ اپنے سفر کے لئے آگرہ کو روانہ ہوئے۔ جملہ حاضرین نے آپ کو الوداع کہا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صالح نگر لکھتے ہیں کہ جرمن بھائی کی آمد سے ہمارے علاقہ میں ایک شور بپا ہو گیا۔ اگرچہ ان کا قیام مختصر تھا لیکن تبلیغی لحاظ سے اس کا اثر بہت دیر تک رہے گا۔ کیونکہ لوگ حیران ہیں کہ جماعت احمدیہ کس قدر دور دراز علاقوں میں پھیل گئی ہے اور وہ قومیں جو سائنس اور گیان میں آج استاد مانی جاتی ہیں وہ بھی احمدیت کی آواز پر لبیک کہہ رہی ہیں۔

ان کی آمد کا ایک اثر یہ بھی پڑا کہ احمدی لوگوں میں باہم کس قدر محبت و اخوت ہے۔ کہ ایک دور دراز سے آنے والا احمدی اپنے دیگر احمدی بھائیوں سے ملاقات کے لئے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پہنچ جاتا ہے۔ پریذیڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اگر ہم صرف کثیر کر کے بھی کوئی تبلیغی جلسہ کرتے تو اتنا موثر اور کامیاب نہ ہوتا جتنا اثر کہ جرمن بھائی کی آمد اور مختصر سی تقریر سے ہوا۔

تیسرا فائدہ ان کی آمد کا یہ ہوا کہ صالح نگر کی جماعت میں بھی ایک نئی روح پیدا ہو گئی اور احباب جماعت نے بھی اپنی تبلیغی مہمات کو تیز سے تیز تر کرنے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(مبلغ)

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش مقیم قادیان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ جالندھر جا رہے تھے کہ ٹانڈہ والی نہر کے پاس تانگے کا گھوڑا پھسل گیا۔ جس سے آپ کے دائیں ہاتھ اور دانتوں پر چوٹ آئی۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب موصوف کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

شیخ مبارک احمد
رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ (مقیم ربوہ)

(۲) میاں غلام محمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سیدوالہ کی آنکھ کا اپریشن ہو چکا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں شفا بخشے آمین

(محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ از سیدوالا)

(۳) خاکسارہ اور میرے دونوں بھائی چند دن سے بعارضہ بخار و کھانسی بیمار ہیں بزرگان کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

(امۃ الحفیظ بشریٰ بنت چوہدری خیر الدین مرحوم) دار الصدر غربی ربوہ

ولادت } خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو پیرانہ سالی میں ایک لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور دین و دنیا کی دولت سے مالا مال ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

عاجز سید صمصام الدین احمد کنگی عفی عنہ
مبلغ سلسلہ دہلی

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۱۰۳: میں مبارک مصلح الدین احمد ولد چوہدری غلام محمد صاحب قوم جٹ بھٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ ۱۶۸/- روپے معہ الاؤنسز ۵۰ روپیہ کراچی الاؤنس کل مبلغ ۲۱۸/- روپیہ پر مشتمل ہے۔ میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔

العبد مبارک مصلح الدین احمد ایم۔ اے واقف زندگی۔
گواہ شد۔ محمد ابراہیم ناصر پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ
گواہ شد ظفر احمد ونیس ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نمبر ۱۵۱۴۷: میں محمد جان ولد غلام قادر صاحب قوم گکے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الصدر ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ (۱) پانچ ایکڑ اراضی واقع موضع جاگے چیمہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ عارضی مستقل الاٹ شدہ ہے۔ قیمتی اندازاً مبلغ ۴۰۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اقرار کرتا ہوں کہ بوقت وفات میرا جس قدر بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک۔ وقابض صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد نشان انگوٹھا محمد جان ولد غلام قادر قوم گکے زئی ساکن ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد نور الحق ولد شیخ غلام قادر قوم گکے زئی محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد غلام مرتضی بقلم خود وکیل التعاون ربوہ ۲۶/۱۰/۵۸

نمبر ۱۵۱۴۵: میں خلیل احمد ولد چوہدری نیاز محمد خاں صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اگست ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت سرکاری ملازم ہوں اور میری ماہوار آمد مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے دسواں (۱/۱۰) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد خلیل احمد اوورسیر پاک پی ڈبلیو ڈی۔ کراچی
گواہ شد منیر احمد موصی ۵۰۸۴ سیکرٹری مال حلقہ سعید منزل کراچی
گواہ شد مقبول احمد قریشی سٹینوگرافر منسٹری آف ڈیفنس کراچی

نمبر ۱۵۱۴۶: میں مقبول احمد ولد قریشی ضیاء الدین احمد صاحب قوم قریشی شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کوئی جائیداد اس وقت نہیں ہے اس وقت ماہوار آمد ۲۴۰/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

تفخط المرقوم مقبول احمد مکان نمبر ۹۵۸ بلاک ۳ لالوکھیت کراچی
گواہ شد عبد الوہاب موصی نمبر ۱۰۹۷ مرکزی سیکرٹری مال ۱۲۰/۴ وی سینا لائن کراچی ۳
گواہ شد منیر احمد موصی نمبر ۵۰۸۴ سیکرٹری مال حلقہ سعید منزل کراچی

نمبر ۱۵۱۴: میں خورشید بیگم زوجہ محمد یعقوب پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن تونسہ بیراج کالونی ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری موجودہ جائیداد زیورات بہ تفصیل ذیل کڑے طلائی اندازاً وزن ۴ تولے قیمت ۴۰۰/- روپے بالیاں طلائی ۱/۲ تولہ قیمت ۵۰/- روپے انگوٹھیاں طلائی وزنی ۱ تولہ قیمت ۱۰۰/- روپے کانٹے طلائی وزن ۱ تولہ قیمت یکصد روپیہ مشین سلائی قیمت اندازاً ۱۲۵/۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند ۱۳۲/- روپے

مندرجہ بالا جائیداد قیمتی ۹۰۷/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد اور زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ خورشید بیگم
گواہ شد:۔ محمد یعقوب بقلم خود خاوند موصیہ تونسہ بیراج کالونی ضلع مظفر گڑھ
گواہ شد:۔ محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال تونسہ بیراج کالونی۔ ضلع مظفر گڑھ

نمبر ۵۱۱۹: میں نائب محمد ولد ملک خان محمد صاحب مرحوم قوم مجوکہ پیشہ زمینداری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن کھائی کلاں ڈاکخانہ مجوکہ ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ستمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے زمین کل یکصد چالیس بیگھہ ہے اس میں شامل دریا برد کلر اور کار آمد سب شامل ہے جس کی اوسط قیمت مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ ہے اس میں نصف زمین تھل کی ہے۔ یعنی بارانی جس میں کسی سال متواتر بارش کی کمی سے فصل بالکل خفیف ہوتا ہے۔ اور کسی سال اچھا ہو جاتا ہے اوسط آمدنی تقریباً ۳۰۰/- روپے سالانہ ہے۔ میں اپنی اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر اور کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:۔ ملک نائب محمد بقلم خود
گواہ شد:۔ عبد الرحمن مربوی فاضل بقلم خود سکنہ مجوکہ۔ ضلع سرگودھا۔
گواہ شد:۔ عطا محمد بقلم خود ولد ملک محمد حیات مجوکہ سکنہ کھائی کلاں ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۵۱۴۹: میں خورشید بیگم زوجہ حبیب الرحمن قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن تاجپورہ مصری شاہ مکان ۷۸ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ ہے اور زیور طلائی بوزن ۳ ۱/۲ تولہ قیمتی ۳۵۰/۰ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کروں تو وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی نیز میری وقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ راقم الحروف محمد ابراہیم وصیت نمبر ۱۰۱۶ ساکن تاجپورہ مصری شاہ لاہور مکان نمبر ۷۸

الامۃ:۔ خورشید بیگم زوجہ حبیب الرحمن گواہ شد حبیب الرحمن خاوند موصیہ تاجپورہ مصری شاہ مکان ۷۸ لاہور گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ حال لاہور

نمبر ۱۵۱۳۸: میں رشیدہ خالدہ زوجہ محمد حنیف قمر قوم گوندل پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگٹ اونچے ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ حال ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۰/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند اور زیور طلائی وزن دو تولہ قیمت ۲۰۰/- روپیہ بہ تفصیل ذیل ہے کانٹے ایک تولہ چھ ماشہ انگوٹھیاں نصف تولہ) مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے علاوہ کوئی جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت جو میرا ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ رشیدہ خالدہ بقلم خود
گواہ شد محمد حنیف قمر ولد میاں پیر محمد خاوند موصیہ کنال کالونی ڈیرہ غازی خان
گواہ شد میاں خیر محمد نائب امیر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان

چندہ جلسہ سالانہ

عہدہ داروں کے علاوہ احباب جماعت کو بھی اس چندہ کی فراہمی میں حصہ لینا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے تحریک فرمائی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس سال پہلے سے بہت زیادہ احباب کے جلسہ میں شامل ہونے کی توقع ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں بھی زیادتی ہو۔ لیکن سال رواں کے لئے جو بجٹ تجویز کیا گیا تھا۔ ابھی تک اس میں سے صرف ۳۰ فیصدی وصولی ہوئی ہے۔ جو پچھلے سال اس وقت تک کی وصولی سے بھی کم ہے۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا خطبہ کے پیش نظر بجٹ سے بھی زیادہ رقم کی ضرورت ہوگی۔

لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اب جبکہ جلسہ سالانہ میں بمشکل ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس چندہ کی وصولی کے لئے ہر ممکن جدوجہد عمل میں لاویں۔ ذیل میں ان بڑی بڑی جماعتوں کی وصولی درج کی جاتی ہے۔ جو اس چندہ کی ادائیگی میں بہت پیچھے ہیں۔ جن جماعتوں پر یہ (٭) لگایا گیا ہے۔ گذشتہ سالوں میں بھی ان کی چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی تسلی بخش نہیں تھی۔ میں ان جماعتوں کے تمام احباب سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی جماعتوں کی کارکردگی میں دلچسپی لیں۔ اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں جو کمی ہے۔ اس کی وجوہات معلوم کریں۔ اور پھر انہیں سلجھانے کے لئے اپنے عہدہ داروں کا ہاتھ بٹائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

نام جماعت	وصولی فیصدی	نام جماعت	وصولی فیصدی
۱۔ کوتو پنڈوری	×	۲۶۔ بہاولپور ٭	۱۱
۲۔ وزیرآباد	×	۲۷۔ لاہور چھاؤنی ٭	۱۱
۳۔ ظفرآباد اسٹیٹ دیہہ لوٹھکا	×	۲۸۔ جہلم ٭	۱۱
۴۔ باندھی	۱	۲۹۔ ملتان چھاؤنی ٭	۱۲
۵۔ کوہ مری ٭	۱	۳۰۔ راجگڑھ چوبرجی (لاہور) ٭	۱۲
۶۔ تیج گاؤں ٭	۲	۳۱۔ نیلا گنبد (لاہور) ٭	۱۳
۷۔ ڈھاکہ ٭	۲	۳۲۔ چاٹگام ٭	۱۳
۸۔ ربیوکے	۲	۳۳۔ ناصرآباد اسٹیٹ	۱۴
۹۔ بدوملہی	۳	۳۴۔ ایبٹ آباد ٭	۱۴
۱۰۔ اچھرہ (لاہور) ٭	۳	۳۵۔ محمود آباد اسٹیٹ ٭	۱۵
۱۱۔ مغلپورہ (لاہور) ٭	۴	۳۶۔ کھاریاں	۱۶
۱۲۔ راولپنڈی ٭	۴	۳۷۔ بھاٹی دروازہ (لاہور)	۱۶
۱۳۔ داؤدخیل ٭	۴	۳۸۔ سیالکوٹ شہر ٭	۱۹
۱۴۔ کینال پارک (لاہور) ٭	۴	۳۹۔ سرگودھا شہر ٭	۱۸
۱۵۔ پرانی انارکلی (لاہور) ٭	۶	۴۰۔ پشاور شہر ٭	۱۸
۱۶۔ واہ کینٹ ٭	۷	۴۱۔ کنری ٭	۱۹
۱۷۔ کوئٹہ ٭	۸	۴۲۔ مصری شاہ (لاہور) ٭	۱۹
۱۸۔ گوجرہ	۸	۴۳۔ سلطان پورہ (لاہور) ٭	۲۰
۱۹۔ برہمن بڑیہ ٭	۸	۴۴۔ میرپور خاص ٭	۲۰
۲۰۔ نرائن گنج ٭	۹	۴۵۔ اسلامیہ پارک (لاہور) ٭	۲۰
۲۱۔ دارالصدر غربی الف ربوہ ٭	۹	۴۶۔ منٹگمری	۲۰
۲۲۔ لائلپور شہر ٭	۹	۴۷۔ مزنگ (لاہور)	۲۴
۲۳۔ گوجرانوالہ	۹	۴۸۔ لاہور (اوسط تمام حلقہ جات)	۲۵
۲۴۔ حیدرآباد ٭	۱۰	۴۹۔ گجرات شہر ٭	۲۵
۲۵۔ دھرمپورہ (لاہور) ٭	۱۰	۵۰۔ کراچی	۲۵

نمائندگان مجلس مشاورت سے اپیل

صدر انجمن احمدیہ کے موجودہ مالی سال کا ساتواں مہینہ گذر رہا ہے۔ لیکن ابھی تک لازمی چندوں یعنی چندہ عام وحصہ آمد کی وصولی تدریجی بجٹ کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ پس اگر آئندہ چار پانچ مہینوں میں پوری کوشش نہ کی گئی۔ تو خطرہ ہے۔ کہ خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سال بجٹ پورا نہ ہو سکے۔

جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء مطبوعہ اخبار الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں فرمایا ہے۔ کہ

"پچھلے سال کا جو بجٹ تھا اس کے برابر تو چندہ کی وصولی ہو رہی ہے۔ مگر اس سال جتنی آمد ہونی چاہیئے تھی۔ اتنی آمد نہیں ہو رہی" اس صورت حال کو لازمی طور پر بدلنا چاہیئے اور یہ امر کچھ زیادہ مشکل نہیں مختلف جماعتوں کی وصولی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اگر تھوڑی سی مزید محنت کی جائے تو نہ صرف بجٹ پورا ہو سکتا ہے۔ بلکہ بجٹ سے زائد رقم وصول ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کئی جماعتوں کی وصولی ابھی تک ان کے سال رواں کے بجٹ کے ایک چوتھائی سے بھی کم ہے۔ حالانکہ اس وقت تک نصف سے زیادہ رقم وصول ہو چکنی چاہیئے تھی۔ پس میں تمام جماعتوں کے عہدہ داروں کو متنبہ کرتا ہوں کہ اب پوری سنجیدگی کے ساتھ بجٹ پورا کرنے اور سابقہ بقایا جات کی وصولی کے لئے جدوجہد شروع کر دی جائے تا سال ختم ہونے سے پہلے ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

نمائندگان مجلس مشاورت کا بھی فرض ہے کہ وہ مجلس مشاورت کے فیصلوں کی تعمیل کرائیں۔ اس لئے میں عہدہ داروں کے علاوہ نمائندگان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے علاقے کی وصولی کا جائزہ لیں۔

چندوں کی وصولی میں جو رکاوٹیں ہوں انہیں دور کریں۔ اور نہ صرف سال رواں کے بجٹ کی وصولی کا انتظام کریں۔ بلکہ گذشتہ سالوں کے بقایوں کی وصولی کا بھی بندوبست کریں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور اپنے دین اسلام کی اشاعت کے لئے تمام احباب جماعت کو بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ والسلام۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ضرورت ہے

نظارت بیت المال ربوہ کے لئے دو انسپکٹران بیت المال کی ضرورت ہے۔ ایک سینئر اور دوسرا جونیئر انسپکٹر۔ ان کا کام مقامی جماعتوں کے بجٹوں کی تشخیص۔ ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی انجام دہی ہے۔ امیدوار کے لئے وعظ کی قابلیت اور حساب کتاب میں دسترس رکھنا ضروری ہے عمر ۲۰ سے ۳۰ سال تک ہو جونیئر گریڈ کے لئے مولوی فاضل یا میٹرک پاس کو ترجیح دی جائے گی۔ سینئر گریڈ کے لئے میٹرک پاس ہونا اور حساب کتاب میں پوری مہارت رکھنا لازمی ہے۔

جونیئر انسپکٹر کو ابتدائی تنخواہ ۵۰/۰ روپے اور سینئر انسپکٹر کو ۸۰/۰ روپے ماہوار علاوہ گرانی الاؤنس ہوگی۔ پہلے ایک سال کا عرصہ ملازمت امتحانی ہوگا۔ تسلی بخش کام کی صورت میں سال کے بعد اول الذکر ۸۰-۵-۵۰ اور ثانی الذکر ۱۰۰-۵-۸۰ کے گریڈ میں مستقل کر دیئے جائیں گے۔ خواہشمند احباب مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی سفارش سے درخواستیں بھجوا دیں۔

صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان بھی اپنے افسر صیغہ کی اجازت سے درخواست دے سکتے ہیں۔ تمام درخواستیں ۱۰ دسمبر ۱۹۵۸ء تک نظارت بیت المال میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

نام جماعت	وصولی فیصدی	نام جماعت	وصولی فیصدی
۵۱۔ شیخوپورہ	۲۵	۵۶۔ دوالمیال ٭	۳۱
۵۲۔ ربوہ (اوسط تمام حلقہ جات)	۲۶	۵۷۔ مردان ٭	۳۱
۵۳۔ شاہدرہ	۲۷	۵۸۔ محمد آباد اسٹیٹ	۳۱
۵۴۔ کیمبل پور	۲۸	۵۹۔ گکھیانہ ٭	۳۱
۵۵۔ دارالصدر ج (ربوہ)	۲۹	۶۰۔ سنت نگر (لاہور) ٭	۳۲

تبلیغ ہدایت کے متعلق

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کا ارشاد

"میرے نزدیک اس کتاب کا ہر احمدی گھرانہ میں موجود ہونا نہایت ضروری ہے۔ تاکہ اس کے مطالعہ سے احمدی نوجوانوں، بچے اور مستورات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت اور ان سے تعلق رکھنے والے ضروری مسائل سے مدلل واقفیت پیدا کریں۔ چونکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ اپنے اہل و عیال کو بھی سلسلہ احمدیہ کی صداقت کے دلائل سے پورے طور پر واقف رکھے۔ اس لئے کتاب تبلیغ ہدایت اس سلسلہ میں انشاء اللہ تعالیٰ بہترین معاون ثابت ہوگی۔ احباب کو چاہئیے کہ اس کتاب کا نہ صرف خود مطالعہ فرمائیں اور اپنے اہل و عیال کو اس کا درس دیں۔ بلکہ اپنے حلقہ احباب اعزہ و اقارب میں بھی اس کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کو احباب جماعت سلسلہ کی ترقی اور بہبودی کے لئے بہت مفید پائیں گے۔ کتاب کی قیمت ۸ؔ ہے جو احمدیہ کتابستان ربوہ سے مل سکتی ہے"

مغربی پاکستان میں بھی خاص فوجی عدالتیں بحال کر دی گئیں

سمگلنگ کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے ناظم مارشل لا کا اقدام

مفاد مملکت اور مارشل لا کی خلاف ورزی کے مقدمات کی سماعت بھی ہوا کرے گی

لاہور ۲۷ نومبر۔ سارے مغربی پاکستان میں مارشل لا کے تحت خاص فوجی عدالتیں از سر نو فوری طور پر بحال کر دی گئی ہیں۔ یہ عدالتیں سمگلنگ اور خلاف مملکت اور مارشل لا کے خلاف سرگرمیوں کے مقدمات کے فیصلے کیا کریں گی۔ علاوہ ازیں وفاقی دار الحکومت کراچی اور ماہیر کے علاقوں میں متعدد مجسٹریٹوں کو سرسری فوجی عدالتیں منعقد کر کے مارشل لا کے قواعد و احکام کی خلاف ورزی کے مقدمات کی سماعت کا اختیار دیا گیا ہے۔

مغربی پاکستان میں تمام خاص فوجی عدالتوں کی بحالی کا حکم مغربی پاکستان کے لئے مارشل لا کے ڈپٹی چیف منتظم لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا نے اس غرض سے جاری کیا ہے کہ سمگلنگ کے جرائم کو مؤثر طریق سے روکا جائے۔ اس سلسلہ میں جو پریس نوٹ جاری کیا گیا ہے اس میں واضح کیا گیا ہے کہ قانون کے تحت جو فوجداری عدالتیں قائم ہیں وہ سمگلنگ کے سوا مارشل لا کے ضوابط اور احکام کے تحت دوسرے جرائم اور اراکات کے مقدمات کی سماعت جاری رکھیں گی۔

واضح رہے کہ مارشل لا کے تحت تمام فوجی عدالتیں ۱۰ نومبر کو ختم کر دی گئی تھیں۔ اور ۱۵ سے سارا کام ان تمام فوجیوں کو واپس بلا لیا گیا تھا جو مغربی پاکستان میں مارشل لا کے فرائض انجام دینے کے لئے طلب کی گئی تھیں۔

سرکاری اعلان سے واضح کیا گیا ہے کہ از سر نو بحال شدہ خاص فوجی عدالتیں اب پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ ملتان بہاولپور۔ حیدرآباد اور کوئٹہ میں قائم کی جائیں گی۔ ان میں سے ہر عدالت متعلقہ سول ڈویژن میں سمگلنگ کے جرائم کے فیصلے کیا کرے گی۔ قلات ڈویژن کوئٹہ کی فوجی عدالت کے تحت اور خیرپور سول ڈویژن حیدرآباد کی خاص فوجی عدالت کے دائرہ کار کے تحت رہے گا۔

اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ عوام کی سہولت کو مدنظر رکھ کر یہ صورت رکھی گئی ہے کہ عدالتیں ڈویژن میں ایک سے دوسری جگہ منتقل ہوتی رہیں گی اور ضرورت کے وقت ضلعی صدر مقام میں مقدمات کی سماعت کیا کریں گی۔

ہر ایک خاص فوجی عدالت میں رکن کے طور پر ایک ایسے مجسٹریٹ کو بھی شامل رکھا جائے گا جسے درجہ اول مجسٹریٹ کے اختیارات حاصل ہوں گے یہ عدالتیں خلاف مملکت اور مارشل لا کے خلاف سرگرمیوں کے مقدمات کے فیصلے بھی جب ضرورت ہوگی مغربی پاکستان کے لئے ناظم مارشل لا کے حکم کے تحت کریں گی۔

سندھی سمگلروں کے خلاف مقدمے

ملتان ۲۷ نومبر معلوم ہوا ہے کہ پولیس سابق سندھ میں چاول کی سمگلنگ کا کاروبار کرنے والے درجن بھر اشخاص کے خلاف ان کے اپنے اپنے علاقے میں مارشل لا کے تحت مقدمے تیار کرے گی

روزنامہ الفضل ربوہ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴